"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امان ۱۳۵۴ھش — مارچ ۱۹۷۵ء

3
1975

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلشن نو

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالی کی شادی خانہ آبادی کے موقعہ پر دعائیہ اشعار

اس حسنِ جواں سال کی رنگین بہاریں
تا دیر محبت کی فضاؤں کو نکھاریں
ہر گام رہے رحمتِ یزداں کا سہارا
ہر آن پکاریں تو خدا ہی کو پکاریں
ہے نسبتِ آباء کی بلندی کا تقاضا
تاریخ میں آپ اپنے نقوش اور ابھاریں
کہتی ہیں احادیث کہ جب جائے فلک پر
ایمان کو کچھ فارسی الاصل اتاریں
توفیق تو ہوتی ہے خداوند سے ارزاں
لازم ہے قدم آپ بھی اس راہ میں ماریں
تقریبِ مسرت پہ ہیں مسرور دل و جاں
الفاظ دعاؤں کے سوا روپ نہ دھاریں
ہر بات بنے میری مرادوں کی تمنا
اشعار مرے ، نظم کی تقدیر سنواریں
میں کیا ہوں دعائیں مری کیا چیز ہیں لیکن
اللہ کرے ان سے ہلیں عرش کی تاریں
کہتا ہے نسیم اتنی سی بات اپنے خدا سے
اس گلشنِ نو پر ہوں بہاریں ہی بہاریں

حضور کا ادنی ترین خادم

نسیم سیفی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

امان ۱۳۵۴ھش

(مارچ ۱۹۷۵ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان	پانچ روپے
فی پرچہ	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	ایک پونڈ
" " (ہوائی ڈاک)	دو پونڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب

- ذکرِ حبیبؑ — صـ۲
- خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی تقریب۔ — صـ۲۶
- محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی وفات۔ — صـ۲۷
- اشتہارات — صـ۲۸

پبلشر:۔ عبداللطیف خان

پرنٹر:۔ سید عبدالحی

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:۔ ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:۔ ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:۔ ۷۶۷۶

کتابت:۔ حمید الدین

نسیم سیفی

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء

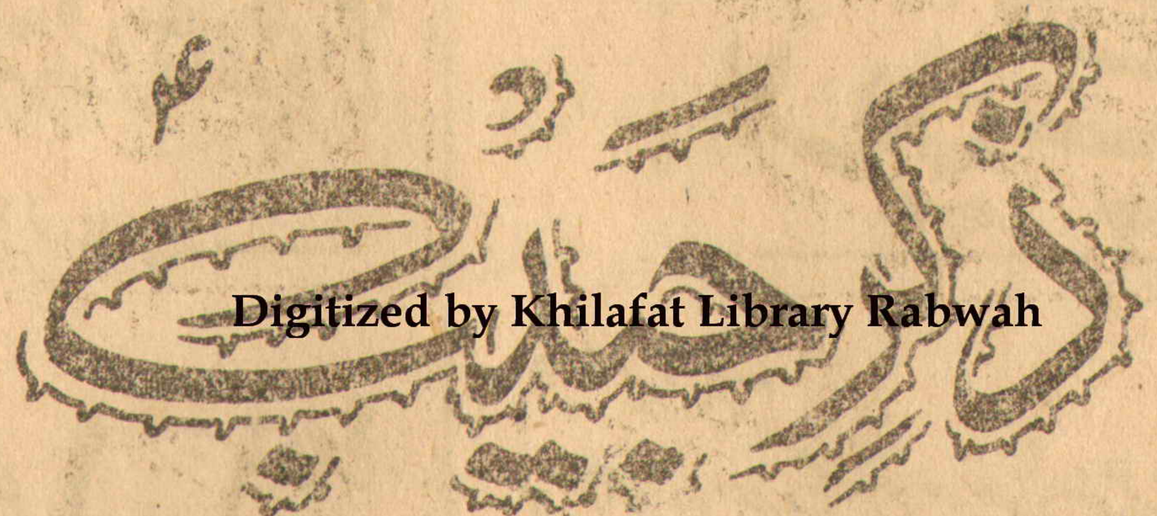

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمانانِ عالم سے ہمدردی اور اسے انسے معمور طرزِ تخاطب

اللہ تعالیٰ جس کسی کو اصلاحِ خلق کے لئے مامور فرماتا ہے اُس کے دل میں خلقِ خدا کے لئے گوٹ گوٹ کر ہمدردی کا جذبہ بھر دیتا ہے۔ اس کے دل میں ہر خاص و عام سے محبت کا سمندر موجزن کر دیتا ہے اور اس کی رُوح کو اپنے آستانہ پر اس لئے سجود کر لیتا ہے کہ وہ گریہ وزاری سے دُنیا کے رُوبہ اصلاح ہونے کے لئے دعائیں کرے۔ وہ اس کی دعاؤں کو سُنتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں الہام کرتا ہے کہ وہ اسکے مامور کی بات کو سُنیں اور اس سے مستفید بھی ہوں اور مستفیض بھی۔ لوگوں کی خیر خواہی اور بہبود کے لئے مامور من اللہ کا دل گداز ہوتا ہے۔ مخالفوں کی ایذا رسانی کے باوجود وہ اُن سے پیار کرتا ہے اور اُن کو عزت کے القاب سے یاد کرتا ہے کہ شاید اِس طرح اُن کا دل پسیجے اور وہ اس کی بات کو سُنیں اور اپنی اصلاح کے لئے ضروری تبدیلی پیدا کریں۔ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مژدہ بھی سناتا ہے اور انذار بھی کرتا ہے لیکن ہر قسم کی بات محبت سے کرتا ہے اور خلقِ خدا کی ہمدردی کو پیشِ نظر رکھتا ہے۔ اس کے انذار کے باعث کسی کو تکلیف پہنچے تو اس کا دِل بھی دُکھ محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ اصل مقصد انذار اور اسکے نتیجے میں کسی کو تکلیف کا پہنچنا نہیں بلکہ اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنی اصلاح کریں اور آستانۂ الوہیت پر جُھکیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے حصّہ لیں۔

یُوں بھی اگر دیکھا جائے تو وہ شخص جو لوگوں کو اپنی طرف بُلاتا ہے وہ اگر پیار سے نہ بُلائے تو اس کی طرف کون آئے گا۔ اور اگر اس کے دل میں ہمدردی نہ ہو تو کوئی اس کے پاس کیوں بیٹھے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے :-

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ

حَوْلِكَ۔ (۹/۴)

ترجمہ:۔ اور تو اُس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے ہی جو اللہ کی طرف سے تجھے دی گئی ہے ان کے لئے نرم واقع ہوا ہے اور اگر تُو بداخلاق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتّر بتّر ہو جاتے۔

لوگ مامور کے خلاف بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔ ہر بُرے سے بُرے لقب سے اسے یاد کرتے ہیں لیکن وہ تا دمِ واپسیں اُن سے محبّت کرتا رہتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی نصیحت بلکہ وصیّت کر جاتا ہے کہ مخالفین سے نرمی کرنا، اُن کے لئے دعائیں کرنا اور اُن کی بہبود کا ہر دم خیال رکھنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی باتیں — اور اَور بہت سی باتیں مامور کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے اِس زمانے میں مامور فرمایا کہ دینِ اسلام کا احیاء کیا جائے۔ شرعِ محمدیؐ کو قائم کیا جائے اور ساری دُنیا کو ایک ہی جھنڈے کے تلے جمع کر کے آستانۂ الوہیّت پر گرایا جائے۔ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے لوگوں کے دِل جیتے جائیں اور یہ سب کچھ محبّت سے کیا جائے۔ محبّت سے لوگوں کو بُلایا جائے۔ اختلاف کے باوجود ان کی عزّتِ نفس کو ٹھیس نہ پہنچنے دی جائے۔ عداوت کے طوفانوں کا رِفق اور ہمدردی کی بادِ نسیم سے مقابلہ کیا جائے۔ گالیاں سُنکر دعا دی جائے اور دُکھ پاکر آرام دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فریضہ کو کِس طرح نبھایا اس کا جواب حضورؑ کی اپنی تحریروں ہی میں تلاش کیا جائے تو مناسب ہوگا۔ یہ طباعت کا زمانہ ہے مخالفین نے بھی کتابوں پر کتابیں چھپوائیں اور رسالوں پر رسالے لکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے بھی اپنے قلم کو ایک دفعہ حرکت میں لاکر تادمِ واپسیں اسے ہاتھ سے نہ رکھا۔ ان تحریروں میں سینکڑوں مقامات پر لوگوں سے خطاب کیا۔ یہ طرزِ تخاطب اِس بات کا آئینہ دار ہے کہ حضورؑ سب سے محبّت کرتے تھے اور سب کی عزّت کرتے تھے اور ہمیشہ یہ کوشش فرماتے تھے کہ کسی کے دل کو ایک ذرّہ بھر ٹھیس نہ لگے۔

اِن تحریروں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے بلکہ یہ بات ان تحریروں سے اُمڈتی ہوئی نظر آتی ہے کہ خلقِ خدا کے لئے اور خاص طور پر وابستگانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے دل میں ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

آج کی تقریر میں میرے حصّہ میں یہ سعادت آئی ہے کہ مَیں حضور علیہ السلام کی ایسی تحریریں آپکو سناؤں جن میں حضورؑ نے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہو اعزاز کے ساتھ اور ہمدردی کے جذبے سے۔ تمام تحریریں پیش کرنا تو میرے بس کی بات نہیں ہے۔ ایک پر اکتفا کروں گا۔ حضورؑ کی تحریروں کے اقتباسات سُنتے ہوئے آپ غور فرمائیں کہ کس طرح ہر موقع پر اور ہر حالت میں اور مخاطبین کے ہر قسم کے رویّے کے باوجود حضورؑ

علیہ السلام نے اپنے وقار کو، مخاطب کے اعزاز کو اور جملہ مسلمانوں کی ہمدردی کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ مسلمانوں کے لئے "مسلمان" "مومن" "بزرگ" "دانشمند" اپنے "بھائی" "اسلام کے سچے محبّ" "مومنوں کے آثارِ باقیہ" "نیک لوگوں کی ذرّیت" "قوم کے منتخب لوگ" "بزرگانِ دین" اور "عباد اللہ الصالحین" جیسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں حتیٰ کہ انہیں "قوم کے چمکتے ہوئے ستارے" بھی کہا اور اپنے لئے عجز و انکسار کے الفاظ استعمال فرمائے۔

"براہین احمدیہ" حضورؑ کی سب سے پہلی تصنیف تھی اس کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں حضورؑ فرماتے ہیں :-

۱۔ "اب ہر یک مومن کے لئے خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس کتاب کے ذریعہ سے تین سو دلائلِ عقلی حقّیتِ قرآن شریف پر شائع ہوگئیں اور تمام مخالفین کے شبہات کو دفع اور دُور کیا جائے گا وہ کتاب کیا کچھ بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچائیگی اور کیسا فروغ اور جاہ و جلال اسلام کا اس کی اشاعت سے چمکے گا"

(ص ۶۷)

۲۔ "اے بزرگو! اب یہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ جو شخص بغیر اعلیٰ درجہ کے عقلی نبوتوں کے اپنے دین کی خیر منانی چاہے تو یہ خیالِ محال اور طمعِ عام ہے"۔ (ص ۶۷)

۳۔ "اِس کتاب کی اعانتِ طبع کے لئے جس قدر ہم نے لکھا ہے وہ محض مسلمانوں کی ہمدردی سے لکھا گیا ہے کیونکہ اِس کتاب کے مصارف جو ہزارہا روپیہ کا معاملہ ہے اور جس کی قیمت بھی بہ نیّت عام فائدہ مسلمانوں کے نصف سے بھی کم کر دی گئی ہے یعنی پچیس ۲۵ روپیہ میں سے صرف دس ۱۰ روپیہ رکھے گئے ہیں وہ کیونکر بغیر اعانت عالی ہمّت مسلمانوں کے انجام پذیر ہو"

(ص ۶۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ "پس حقیقت میں خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک بارانِ رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جس کے فوائد کا اقرار حقیقت میں خدا کے احسانوں کا اقرار ہے"۔ (ص ۱۴)

۵۔ "اِس طرف بھی توجہ کریں کہ اس مربّی سلطنت کی شکرگزاری کے لئے یہ بھی پُر ضرور ہے کہ جیسا انکی دولت ظاہری کی خیر خواہی کی جائے

ایسا ہی اپنے وعظ اور معقول بیان
اور عمدہ تالیفات سے یہ کوشش
کی جائے کہ کسی طرح دینِ اسلام کی
برکتیں بھی اس قوم کے حصّہ میں آ
جائیں اور یہ امر بجز رفق اور مدارا
اور محبّت اور حلم کے انجام پذیر نہیں
ہو سکتا۔ خدا کے بندوں پر رحم کرنا
اور عرب اور انگلستان وغیرہ ممالک
کا ایک ہی خالق سمجھنا اور اس کی عاجز
مخلوق کی دل و جان سے غمخواری کرنا
اصل دین و ایمان کا ہے۔ پس سب سے
اوّل بعض اُن ناواقف انگریزوں
کے اس وہم کو دُور کرنا چاہیئے کہ جو
بوجہ ناواقفیّت یہ سمجھ رہے ہیں کہ گویا
قوم مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ جو
نیکی کرنے والوں سے بدی کرتی ہے
اور اپنے مُحسنوں سے ایذاء کے ساتھ
پیش آتی ہے۔" (صـ ۱۴۲)

۶۔ "اور اِس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ
کبھی کبھی ایسے لوگ بھی کہ جو مذہبِ
اسلام سے خارج ہیں کوئی کوئی سچّی
خواب دیکھ لیتے ہیں مگر اُن میں اور
مسلمانوں کی خوابوں میں کہ جو خدا کے
رسولِ مقبول کا کامل اتباع اختیار
کرتے ہیں کئی طور سے صریح فرق ہے

منجملہ اُن فرقوں کے ایک یہ ہے کہ
مسلمانوں کو سچّی خوابیں کثرت سے
آتی ہیں جیسا کہ ان کی نسبت خدا تعالیٰ
نے آپ وعدہ دے رکھا ہے اور
فرمایا ہے لھم البشریٰ فی
الحیٰوۃ الدّنیا لیکن کفار اور
مُنکرینِ اسلام کو اِس کثرت سے سچّی
خوابیں ہرگز نصیب نہیں ہوتیں بلکہ
اُن کا ہزارم حصّہ بھی نصیب نہیں
ہوتا۔" (صـ ۲۸۲)

۷۔ "کیا اُس خداوند کریم نے آپ ہی
اس اُمّت کو یہ دعا تعلیم نہیں فرمائی
اھدنا الصّراط المستقیم
صراط الّذین انعمت
علیھم۔ کیا اُس نے آپ ہی نہیں
فرمایا ثُلّۃ من الاوّلین و
ثُلّۃ من الاٰخرین تم یقیناً
سمجھو کہ خداوند کریم اس اُمّتِ مرحومہ
پر بہت ہی مہربان ہے اور قدیم سے
وہ یہی چاہتا ہے کہ اس اُمّت کو اپنی
نورانی برکتوں اور آسمانی نوروں
کے ساتھ غیر قوموں پر بدیہی ترجیح
رہے تا دشمن یہ نہ کہے کہ ہم میں اور
تم میں کونسا فرق ہے تا معاند کہ خدا
اس کا روسیہ کرے اپنے خبثِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باطن اور عادتِ دروغی سے یہ کہنا نہ
پاوے کہ آنحضرت سیّد الطیّبین اور
اس کی پاک اور طیّب آل اور اس کی
نورانی جماعت نے ا نی برکتوں کو
نہیں دکھلایا۔"
(صـ۲۹۶ و صـ۲۹۵ حاشیہ)

۸۔ "مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی گورنمنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترسم کہ بہ کعبہ چوں روی اے اعرابی
کیں رہ کہ تو می روی بترکستان است

آجکل ہمارے دینی بھائیوں مسلمانوں نے دینی فرائض کے ادا کرنے اور اخوتِ اسلامی کے بجا لانے اور ہمدردی قومی کے پورا کرنے میں اِس قدر سُستی اور لاپرواہی اور غفلت کر رکھی ہے کہ کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان میں ہمدردی قومی اور دینی کا مادّہ ہی نہیں رہا۔ اندرونی فسادوں اور عنادوں اور اختلافوں نے قریب قریب ہلاکت کے اُن کو پہنچا دیا ہے اور افراط تفریط کی بے جا حرکات نے اصل مقصود سے ان کو بہت دُور ڈال دیا ہے۔"
(صـ۳۱۵)

۹۔ "اس خداوند عالم کا کیا کیا شکر ادا کیا جائے کہ جس نے اوّل مجھ ناچیز کو محض اپنے فضل اور کرم اور عنایت غیبی سے اس کتاب کی تالیف اور تصنیف کی توفیق بخشی اور پھر اس تصنیف کے شائع کرنے اور پھیلانے اور چھپوانے کے لئے اسلام کے عمائد اور بزرگوں اور اکابر اور امیروں اور دیگر بھائیوں مومنوں اور مسلمانوں کو شائق اور راغب اور متوجّہ کر دیا پس اِس جگہ ان تمام حضرات معاونین کا شکر کرنا بھی واجبات سے ہے کہ جن کی کریمانہ توجّہات سے میرے مقاصد ضائع ہونے سے سلامت رہے اور میری محنتیں برباد ہونے سے بچ رہیں۔"
(التماس ضروری از مؤلف کتاب
سنہ ۱۸۸۰ء مجموعہ اشتہارات (۱) صـ۸۲)

اِن اقتباسات میں حضور علیہ السّلام نے مسلمانوں کو مومن کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔ بزرگو کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ کتاب کی قیمت کم کرنے کو مسلمانوں کی ہمدردی کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ حکومت کو اگر اچھا کہا گیا ہے تو اِس لئے کہ وہ مسلمانوں کے لئے بارانِ رحمت ہے اور اس سے اسلام کا پودا سرسبز ہوتا جا رہا تھا اِس بات کی ضرورت کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ حکومت کے

بعض ناواقف افسروں کے دل کا یہ وہم دُور کیا جائے
کہ مسلمان نیکی کے بدلے بدی کرنے والی قوم ہے مسلمانوں
کی اس خوبی کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ انہیں دو تہائی سے
زیادہ سچی خوابیں آتی ہیں کیونکہ وہ رسولِ مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے متبعین ہیں حضورؑ کو اِس بات سے بھی
خوشی ہے کہ خداوند کریم اس اُمّت پر بہت ہی مہربان
ہے اور قدیم سے یہی چاہتا ہے کہ اس اُمّت کو نورانی
برکتوں اور آسمانی نوروں کے ساتھ غیر قوموں پر بدیہی
ترجیح رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِن میں سے آخری اقتباس میں حضور علیہ السلام
نے مسلمانوں کو دینی بھائی کہہ کر پکارا ہے اور اس بات
پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ وہ افراط تفریط میں پڑ گئے
ہیں۔

ہندوؤں کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام نے
مسلمانوں کی بے حد تعریف کی ہے اور بتایا ہے کہ کس
طرح وہ دینی امور کی پابندی کرتے ہیں۔ "شحنۂ حق" میں
حضورؑ فرماتے ہیں :-

"تین بکائن اور لالہ جی باغ میں
انصاف سے دیکھنا چاہیئے کہ مسلمان
جس پاک اور کامل کتاب پر ایمان لاتے
ہیں کس قدر اس مقدس کتاب کو انہوں
نے اپنے ضبط میں کر لیا ہے عموماً تمام
مسلمان ایک حصّہ کثیر قرآن شریف کا
حفظ رکھتے ہیں جس کو پنجوقت مساجد میں
نماز کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ ابھی بچّہ
پانچ یا چھ برس کا ہوا جو قرآن شریف
اس کے آگے رکھا گیا۔ لاکھوں آدمی
ایسے پاؤ گے جن کو سارا قرآن شریف
اوّل سے آخر تک حفظ ہے۔ اگر ایک
حرف بھی کسی جگہ سے پوچھو تو اگلی پچھلی
عبارتیں سب پڑھ کر سنا دیں اور
مردوں پر کیا موقوف ہے ہزاروں
عورتیں سارا قرآن شریف حفظ رکھتی
ہیں کسی شہر میں جا کر مساجد و مدارس
اسلامیہ میں دیکھو صدہا لڑکوں اور
لڑکیوں کو پاؤ گے کہ قرآن شریف آگے
رکھے ہیں اور با ترجمہ پڑھ رہے ہیں یا
حفظ کر رہے ہیں۔"

(شحنۂ حق ص۵، ص۶)

اپنی بیعت کے لئے بُلاتے ہوئے بھی انہیں بھائی
مسلمان کہہ کر پکارا ہے۔ چنانچہ "شحنۂ حق" ہی میں حضورؑ
فرماتے ہیں :-

"تبلیغ۔ مَیں اِس جگہ ایک اَور پیغام بھی
خلق کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں
کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا
گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں
وہ سچّا ایمان اور سچّی ایمانی پاکیزگی
اور محبّتِ مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے
اور گندی زیست اور کاہلانہ اور
غدّارانہ زندگی کو چھوڑنے کے لئے

مجھ سے بیعت کریں۔"

(شحنۂ حق صفحہ ۲۴ حاشیہ)

"فتح اسلام" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اب اے مسلمانو سُنو! اور غور سے سُنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افتراء اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور بڑھ کر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔"

اِس سے چند سطریں پہلے حضور علیہ السلام نے فرمایا :-

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبّو۔ آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اُس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جس کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمالِ صالحہ ہے ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلّی بے خبری ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۵،۲ روحانی خزائن جلد ۳)

کیسے دردمند دل کے ساتھ حضورؑ نے مسلمانوں کو "حق کے طالبو" اور "اسلام کے سچّے محبّو" کہہ کر اِس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انہیں اپنے اعمال میں درستی کرنی چاہیئے۔ اُن کے ایمان اور اعمال میں فساد سے حضورؑ کو قلبی کوفت محسوس ہوتی ہے اور حضورؑ کی تمام تر یہ کوشش ہے کہ مسلمان سُدھر جائیں صحیح معنوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو بن جائیں اور اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو پالیں۔

اپنی بعثت کے متعلق ضرورتِ زمانہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے آپ نے فرمایا :-

"اے دانشمندو تم اس سے تعجّب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے اعلائے کلمہ اسلام و اشاعتِ نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں بھیجا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۶ روحانی خزائن صفحہ ۳)

حضور علیہ السلام نے ہمیشہ مسلمانوں کو اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ حضور کی بعثت مسلمانوں کی ترقی ہی کے لئے تھی۔ اسلام کی تازگی سے یقیناً مسلمانوں کو ترقی ہی مل سکتی ہے۔ اُن کے لئے برکات کے دروازے ہی کھُل سکتے ہیں۔ سچّے مسلمانوں کے لئے اِس سے بڑھ کر کیا خوشی کا مقام ہو سکتا ہے کہ اسلام سربلند ہو اور مسلمان بامِ عُروج پر پہنچ جائیں اس کام کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تھا اور حضور کو اِس بات کا بکلّی یقین تھا کہ ایسا ہو کر رہیگا "فتح اسلام" میں حضورؑ فرماتے ہیں :-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اس ارادہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔" (صفحہ ۱۰، صفحہ ۱۱)

مسلمانوں کی ترقی کے متعلق حضورؑ کو ایک الہام بھی ہوا جسے حضور نے اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں تحریر فرمایا۔ جس محبّت اور ہمدردی کے ساتھ آپ نے اس کا ذکر فرمایا ہے وہ از خود دل میں محبّت پیدا کرتی ہے۔ حضور نے اِس سلسلہ میں اِس بات کی بھی دعوت دی کہ دوست حضور کے پاس آ کر رہیں اور اس ذوق سے حصّہ لیں جو حضور کو عطا کیا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"اِسی بناء پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اَور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صُحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبّت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور اُن پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور
وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز
کو عطا کیا گیا ہے تا اسلام کی روشنی
عام طور پر دُنیا میں پھیل جائے اور
حقارت اور ذلّت کا سیہ داغ
مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے
اسی کی بشارت دے کر خداوند خدا
نے مجھے بھیجا اور کہا کہ "بخرام کہ وقت تو
نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار
بلند تر محکم افتاد۔"

(فتح اسلام صـ۲۲، صـ۲۳)

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ قوم کو اُبھارنے کے
لئے ضروری ہے کہ اسے اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے
اگر آپ دیانتداری کا ذکر کرتے رہیں گے تو لوگ یقیناً
زیادہ دیانتدار ہو جائیں گے۔ بہادر کہیں گے تو قوم
بہادری کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دے گی۔ اب
حضورؑ کی تحریر کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:۔

"اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں
کے آثارِ باقیہ ہو اور نیک لوگوں کی
ذرّیت ہو انکار اور بدظنّی کی طرف
جلدی نہ کرو اور اس خوفناک وبا
سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی
ہے اور بے شمار لوگ اُس کے دامِ
فریب میں آگئے ہیں۔ تم دیکھتے ہو کہ کس
قدر زور سے دینِ اسلام کے مٹانے
کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ کیا تم پر
یہ حق نہیں کہ تم بھی کوشش کرو۔"

(فتح اسلام صـ۳۱)

اولوالعزم مومنوں کے آثارِ باقیہ اور نیک
لوگوں کی ذرّیت کس قدر بڑا اعزاز ہے یہ۔ اور کس
اچھے طریق پر مسلمانوں کو بہادری اور نیکی کی ترغیب دی
ہے۔

وہ لوگ جو حضورؑ کی سخت مخالفت کر رہے
تھے ان کو بھی حضور نے نہایت عزّت سے خطاب کیا۔
فرماتے ہیں:۔

"اے شک کرنے والو! آسمانی
فیصلہ کی طرف آجاؤ! اے بزرگو!
اے مولویو! اے قوم کے منتخب
لوگو! خدا تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے
غیظ اور غضب میں آکر حد سے مت
بڑھو۔ میری اس کتاب کے دونوں
حصّوں کو غور سے پڑھو کہ ان میں
نور اور ہدایت ہے۔ خدا تعالیٰ سے
ڈرو اور اپنی زبانوں کو تکفیر سے
تھام لو۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے
کہ میں ایک مسلمان ہوں۔"

(ازالہ اوہام صـ۲)

جن لوگوں کو حضور دینی لحاظ سے اچھا سمجھتے
تھے ان کی قدردانی کی تو بات ہی کیا تھی۔ عبداللہ
غزنوی کے متعلق فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک بزرگ غایت درجہ کے صالح
جو مردانِ خدا میں سے تھے اور
مکالمہ الٰہیہ کے شرف سے بھی مشرف
تھے اور ہر تبہ کمالِ اتباعِ سنّت کرنے
والے اور تقویٰ اور طہارت کے
جمیعِ مراتب اور مدارج کو ملحوظ اور
مرعی رکھنے والے تھے اور ان صادقوں
اور راستبازوں میں سے تھے جن کو
خدا تعالیٰ نے اپنی طرف کھینچا ہوا
ہوتا ہے اور پرلے درجے کے معمور
الاوقات اور یادِ الٰہی میں محو اور
غریق اور اسی راہ میں کھوئے گئے
تھے جن کا نام نامی عبداللہ غزنوی
تھا۔"

(ازالہ اوہام صـ۴۳ حاشیہ)

علماء کی خاص طور پر آپ کے دل میں قدر تھی
اگرچہ مخالفت بھی سب سے زیادہ علماء ہی کرتے تھے
لیکن اس کے باوجود حضورؑ کے دل میں ان کی بڑی
عزّت تھی۔ ازالہ اوہام میں حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ

اے برادرانِ دین و علمائے
شرح متین! آپ صاحبان میری
ان معروضات کو متوجّہ ہو کر سُنیں۔"

(صـ۹۲)

اِسی طرح "کتاب البریّہ" میں تحریر فرمایا:۔

"پنجاب اور ہندوستان کے
مشائخ اور صلحاء اور اہل اللہ باصفا
حضرتِ عزّت اللہ جلّ شانہٗ کی قسم
دے کر ایک درخواست۔

اے بزرگانِ دین و عبادُ اللہ
الصالحین میں اس وقت اللہ جلّشانہٗ
کی قسم دے کر ایک ایسی درخواست
آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس
پر توجہ کرنا آپ صاحبوں پر رفعِ
فتنہ و فساد کے لئے فرض ہے کیونکہ
آپ لوگ فراست اور بصیرت رکھتے
ہیں اور نہ صرف اٹکل سے بلکہ نورُ اللہ
سے دیکھتے ہیں اور اگرچہ ایسے ضروری
امر میں جس میں تمام مسلمانوں کی ہمدردی
ہے اور اسلام کے ایک بڑے بھاری
تفرقہ کو مٹانا ہے قسم کی بھی کچھ ضرورت
نہیں تھی مگر چونکہ بعض صاحب ایسے
بھی ہوتے ہیں کہ اپنے بعض مصالح کی
وجہ سے خاموش رہنا پسند کرتے ہیں
اور خیال کرتے ہیں کہ سچی شہادت میں
عام لوگوں کی ناراضگی مقصود ہے
اور جھوٹ بولنے میں معصیّت ہے اور
نہیں سمجھتے کہ اخفاءِ شہادت بھی ایک
معصیّت ہے ان لوگوں کو توجہ دلانے
کے لئے قسم دینے کی ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑی۔" (کتاب البریہ ص۳۵۸
روحانی خزائن ج۱۳ ص)

نیز حضورؑ نے فرمایا:۔

"سو اب مَیں بکمال ادب و انکسار
حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیاں
و پنڈتان ہندوان و آریان یہ اشتہار
بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں
کہ مَیں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی
کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح
کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔"
(اربعین ۱ ص۱ روحانی خزائن جلد ۱۷
ص۳۴۴)

"اے بزرگو! اور قوم کے مشائخ
اور علماء! پھر مَیں آپ لوگوں کو اللہ
تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اس درخواست
کو ضرور قبول فرمائیں۔"
(اربعین ۲ ص۳۰)

"مَیں محض نصیحتاً لِلّٰہ مخالف علماء
اور ان کے ہمخیال لوگوں کو کہتا ہوں
کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریقِ
شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی
یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن
اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو
آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد
میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر

بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا
استیصال چاہیں پھر اگر مَیں کاذب
ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول
ہوں گی۔" (اربعین ۳ ص۵
روحانی خزائن ج۱۷ ص۴۷۱)

سیّد نذیر حسین ملقب بہ شیخ الکل کے متعلق
حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"مَیں نے یہ بھی لکھ بھیجا کہ حضرت
مجھے اجازت دیجئے اور اپنی خاص
تحریر سے مجھے اشارہ فرمائیے تو مَیں
آپ کے مکان پر حاضر ہو جاؤں گا۔"
مجموعہ اشتہارات ج۱۔ ص۲۶۱۔ سنہ ۱۸۹۱ء)

"اُمّہات المومنین" کے مصنّف نے اپنے انتہائی
خبثِ باطن کا اظہار کیا تھا۔ حضورؑ نے حکومت سے اِس
بات کی درخواست کرنا منظور نہ فرمایا کہ کتاب کو ضبط کر
لیا جائے کیونکہ کتاب تو چھپ چکی تھی اور ہزاروں ہاتھوں
میں جا چکی تھی حضورؑ نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ اِس
کتاب کا دلائل کے ساتھ ردّ کیا جائے۔ اِس سلسلہ میں
حضورؑ کی تحریریں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں حضورؑ فرماتے
ہیں:۔

"اِس بارے میں مَیں اور میری جماعت
اور تمام اہلِ علم اور صاحبِ تدبّر
مسلمانوں میں سے اِس بات پر اتفاق
رکھتے ہیں کہ کتاب اُمّہات المومنین
کی لغو گوئی کی یہ سزا نہیں ہے کہ ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی گورنمنٹ محسنہ کو دست اندازی
کے لئے توجہ دیتے ہیں۔ گو خود دانا
گورنمنٹ اپنے قوانین کے لحاظ سے
جو چاہے کرے مگر ہمارا صرف یہ فرض
ہونا چاہیئے کہ ہم ایسے اعتراضات کا
کہ جو درحقیقت نہایت نادانی یا دھوکہ دہی
کی غرض سے کئے گئے ہیں خوبی اور
شائستگی کے ساتھ جواب دیں اور
پبلک کو اپنی حقیقت اور اخلاق کی
روشنی دکھائیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۳۱۹ روحانی خزائن جلد ۱۳)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام مسلمانوں پر
اب یہ فرض ہے کہ اِس طوفانِ ضلالت
کا جلد تر فکر کریں مگر صرف اِس
طریق سے کہ اِس کام کے لئے ایک شخص
کو منتخب کر کے نرمی اور تہذیب کے
ساتھ تمام عیسائی حملوں کا ردّ لکھا دیں
اور ایسی کتاب میں نہ صرف ردّ ہونا
چاہیئے بلکہ اسلامی تعلیم کی عمدگی اور
خوبی اور فضیلت بھی ایسے آسان فہم
طریق سے مندرج ہونی چاہیئے جس
سے ہر ایک طبیعت اور استعداد کا
آدمی پوری تسلّی پا سکے۔" (فریادِ درد صفحہ ۱۳
بحوالہ رُوحانی خزائن صفحہ ۳۸۱)

"سو میں ہر ایک مسلمان کو کہتا ہوں
اور کہوں گا کہ تم شر کا مقابلہ ہرگز نہ کرو
خاکی ہو جاؤ اور خدا کو دکھلاؤ کہ کیسے
ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ صبر کرنے والوں
کے لئے بغیر کسی اشد ضرورت کے
میموریل کی بھی کچھ ضرورت نہیں کہ یہ
حرکت بھی بے صبری کے داغ اپنے
اندر رکھتی ہے۔ ہاں خدا نے ہم پر
فرض کر دیا ہے کہ جھوٹے الزامات کو
حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ
دُور کریں اور خدا جانتا ہے کہ کبھی
ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی
کو ہاتھ سے نہیں دیا اور ہمیشہ نرم
اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے۔"

(فریادِ درد بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵)

"غرض یہ کام ہے جو مسلمانوں کی
ذُرّیت کو موجودہ زہریلی ہواؤں سے
بچا سکتا ہے مگر یہ ایسے طرز سے ہونا
چاہیئے کہ ایک جواب قرآن شریف
کے حوالہ سے ہو تا اِس طرح پر جواب
بھی ہو جائے اور حق کے طالبوں کو
قرآن شریف کے اہم مقامات کی تفسیر
پر بھی بخوبی اطلاع ہو جائے۔"

(فریادِ درد صفحہ ۲۶ روحانی خزائن صفحہ ۳۹۴)

"اب مجھے بے دھڑک کہنے دو کہ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت سچّا مسلمان وہی ہے جو اسلام
کی حالت پر کچھ ہمدردی دکھاوے
اور بباعث سخت دلی اور لاپرواہی
یا ناحق کے دُور دراز کے خیالات سے
ہمدردی سے مُنہ نہ پھیرے اور مردانِ
ہمّت شعار وہ انتظام جو اب ہونا
چاہیئے۔ مجھے شرم آتی ہے کہاں تک میں
بار بار لکھوں اے قوم کے چمکتے ہوئے
ستارو! اور معزّز بزرگو! خدا آپ
لوگوں کے دلوں کو الہام کرے خدا
کے لئے اِس طرف توجہ کرو۔"

(فریادِ درد صـ۲۵ بحوالہ روحانی خزائن صـ۴۰۳)

اِن تحریروں سے نہ صرف اسلام سے محبّت اور
مسلمانوں سے سچّی ہمدردی ٹپکتی ہے بلکہ حضور نے مسلمانوں
کو "چمکتے ہوئے ستارے" اور "معزّز بزرگ" کے الفاظ
سے یاد کر کے اپنی وسیع القلبی کا بھی مظاہرہ فرمایا ہے۔

اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ حضرت مسیح موعود
علیہ السّلام اِس یقین سے پُر تھے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی کامل اتباع سے دل میں روحانیت کے
چشمے پھُوٹنے لگتے ہیں اور

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

(الحجرات)

کے مطابق اعزاز کا معیار بھی یہی ہے۔ حضورؑ ازالہ اوہام
میں فرماتے ہیں :-

"میری اِس بات پر کسی بدظنی سے
کام نہ لینا۔ میں محمدی ہوں اور محمدیوں
کو بحمداللہ کچھ ایسے انعامات عطا ہوئے
ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی سرور میں
آکر اللہ کی پاک جناب میں انت
عبدی وانا ربّک کہہ دے تو
انشاء اللہ تعالیٰ جہنّمی نہ ہو اگرچہ
سچ یہی ہے کہ الٰہی انت ربّی وانا
عبدک۔"

(بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صـ۶۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف
نجم الھدٰی کی چند عبارتیں ملاحظہ فرمائیے اِن
میں حضورؑ نے مسلمانوں کو بھائی، بزرگ، شریف، ادیب
اور فاضل جیسے معزّز الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ حضورؑ
فرماتے ہیں :-

"مسیح کی انتظار کرتے کرتے لوگوں
نے بہت رنج اُٹھایا ہے اور حوادث
کے نیچے کُچلے گئے ہیں اور انتظار کرتے
کرتے لوگوں کی آنکھیں پک گئیں۔
اے بزرگو! اور شریفو! خدا تم پر
رحم کرے اور اپنے پاس سے تمہیں
روشنی عطا فرماوے۔ نظر کرو اور
دوبارہ دیکھو اور خوب غور کرو کیا
خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں ہے کہ وہ
مسیح موعود کو صلیبی زلزلوں کے
وقت میں نازل کرے گا اور پھر وہ

مسلمانوں پہ رحمت اور مدد کے ساتھ
متوجّہ ہوگا۔" (نجم الہدیٰ صفحہ)

بزرگ اور شریف کے الفاظ کے استعمال کے علاوہ ان کے لئے دعا بھی فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ نیز حضورؑ فرماتے ہیں :-

"مَیں نے اِس ملک کے علماء پر وہ کتابیں پیش کیں اور کہا کہ اے فاضلو اور ادیبو! تمہارا میری نسبت یہ گمان تھا کہ میں اُمّی اور جاہل ہوں اور درحقیقت مَیں ایسا ہی تھا اگر خدا تعالیٰ کی تائید میرے شاملِ حال نہ ہوتی۔" (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۱۱، صفحہ ۱۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیشِ نظر ہمیشہ مسلمانوں کی جسمانی اور رُوحانی بہبود رہی۔ حضورؑ کا دل ہمیشہ اِس بات کے لئے گداز رہتا تھا کہ مسلمان دنیا میں ترقی کریں اور اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے کیونکہ اسلام ہی دُنیا کو امن عطا کر سکتا ہے لیکن نہ صرف اس کا نام بلکہ اس کی سچّی تعلیم صرف اور صرف اس کی سچّی تعلیم پر عمل کرنا ہی دُنیا کے دُکھوں کا مداوا بن سکتا ہے۔ حضورؑ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اسلام سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضورؑ نے بار بار اپنی بعثت کے مقصد کی طرف توجہ دلائی اور نہایت پیار اور محبّت سے دُنیا کو اپنی طرف بُلایا۔ یہ اپنی طرف بُلانا دراصل خدا اور خدا کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بُلانا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ حضورؑ کی بعثت خدا اور خدا کے رسولؐ کی پیشگوئیوں ہی کے مطابق ہوئی تھی۔ حضورؑ پر ایمان لانا دراصل خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان کی تجدید کا حکم رکھتا ہے۔ نجم الہدیٰ ہی کی ایک، دو اَور عبارتیں ملاحظہ فرمائیے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :-

"اے بھائیو اکیلے اکیلے ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور پھر انصاف کے رُو سے فکر کرو اور دشمنوں کی طرح مت ہو۔ کیا تمہارا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ مصیبتیں اس حد تک پہنچیں اور مسلمانوں پہ زمین تنگ ہو جائے اور قتنے بکثرت ہو جائیں یہاں تک کہ ان سے دلوں پر لرزہ پڑے اور بیقراریاں بڑھ جائیں۔ پھر باوجود ان تمام آفتوں کے خدا تعالیٰ کی مدد آسمان سے نازل نہ ہو اور خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا نہ ہو اور صدی کا سر اس بادل کی طرح گزر جائے جس میں پانی نہ ہو اور کسی مجدّد اور امام کا مونہہ اس میں ظاہر نہ ہو اور خدا تعالیٰ کی غیرت کی دیگ جوش میں نہ آئے باوجودیکہ فتنے ابر کی طرح محیط ہو جائیں۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۸۳)

"مجھے اکثر کافر کہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کس کو کہہ رہے ہیں اور حق سے مُنہ

پھیرتے ہیں اور قبول نہیں کرتے اور
خدا تعالیٰ کے نشان دیکھتے ہیں اور پھر
ہدایت نہیں پاتے اور مجھے گالیاں دیتے
ہیں اور میری بیخ کنی کے لئے کوشش
کرتے اور منصوبے بناتے ہیں اور مجھ
سے اور میری جماعت سے ٹھٹھا کرتے
ہیں۔ وہ بُرے بُرے نام رکھتے ہیں اور
عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ
کہاں پھیرے جاتے ہیں۔ پھر اے بزرگوں
کے گروہ آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ مجھے
کئی سال سے الہام ہو رہا ہے اور
میں اِس بات کو عام و خاص پر ظاہر
کرنے کے لئے حکم کیا گیا ہوں کہ وہ
مسیح صدیق جس کے اُترنے کے لئے
اِس اُمّت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ
صلیبی فتنوں کے شائع ہونے کے
وقت اُترے گا وہ یہی بندہ ہے جو
صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا۔"

(نجم الہدیٰ ص۹۴، ص۹۵)

وہ لوگ جو حضورؑ کو کافر کہتے تھے اور دن رات
مخالفت میں بسر کرتے تھے ان کو بزرگوں کے گروہ کہنا
بڑے دل گُردے کا کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ماموروں
کے حوصلے کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ لوگ حضورؑ کے خون
کے پیاسے تھے۔ حضور کے کام کو نابُود کرنا چاہتے تھے۔
حضور سے نہ صرف ٹھٹھا کرتے تھے بلکہ گالیاں دیتے
تھے اور گالیاں بھی غلیظ قسم کی۔ لیکن حضورؑ اِس خیال سے
کہ آخر یہ لوگ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسُوب
ہوتے ہیں ان کا احترام کرتے تھے۔ ایک فارسی شعر میں
حضورؑ فرماتے ہیں ؎

اے دِل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

یعنی اے میرے دل تُو ان کا خیال رکھ کیونکہ یہ لوگ
میرے پیمبر رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کا دعویٰ
تو کرتے ہیں۔

حضورؑ فرماتے ہیں :-

" اے بزرگو! اب یہ زمانہ آگیا
ہے کہ جو شخص بغیر اعلیٰ درجہ کے عقلی
ثبوتوں کے اپنے دین کی خیر منانی چاہے
تو یہ خیال محال اور طمع خام ہے۔"

(اشتہار "عرض ضروری بحالت مجبوری"
مندرجہ براہین احمدیہ

مسلمانوں کو بزرگوں کے لفظ سے خطاب کرنیوالی
بعض اَور عبارتیں سماعت فرمائیے۔ اور لطف یہ ہے
کہ انہی عبارتوں میں اِس بات کا بھی ذکر ہے کہ وہ لوگ
حضور کو کافر اور مُفتری سمجھتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں :-

" القصّہ اے بزرگان قوم آپ
لوگ جو مجھے دجّال اور کافر کہتے اور
مفتری سمجھتے ہیں آپ لوگ سوچ کر
دیکھ لیں کہ اتنی زبان درازی اور
دلیری کے لئے آپ کے ہاتھ میں کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے"

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳۱)

"اے معزز بزرگانِ اسلام مجھے اِس بات پر یقین کُلّی ہے کہ آپ صاحبان پہلے سے اپنے ذاتی تجربہ اور عام واقفیت سے ان خرابیوں موجودہ زمانہ پر کہ جن کا بیان کرنا ایک دردانگیز قصّہ ہے بخوبی اطلاع رکھتے ہوں گے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۸۴)

مَیں نے پہلے عرض کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام علماء کرام کی بڑی قدر کرتے تھے اور انہیں عزّت کے الفاظ سے یاد فرماتے تھے۔ صرف عزّت ہی نہیں بلکہ اُن سے محبّت کرتے تھے۔ حضور نے مولوی عبدالجبار صاحب کو ایک خط تحریر فرمایا۔ اس خط کو "مشفقی اخویم مولوی عبدالجبار صاحب" سے شروع کیا اور حضور نے یہ جاننے کے باوجود کہ مولوی صاحب نے مباہلہ کا اشتہار دلوایا ہے مشفقی اخویم کے محبّت بھرے الفاظ استعمال فرمائے۔ خط کی چند سطریں ملاحظہ فرمائیے۔ مامور من اللہ کے سوا خلقِ خدا سے اتنا پیار کون کر سکتا ہے:۔

"مشفقی اخوی ام مولوی عبدالجبار صاحب۔ السّلام علیکم۔

ایک اشتہار جو عبدالحق کے نام سے جاری کیا گیا ہے جس میں مباہلہ کی درخواست کی ہے کل کی ڈاک میں مجھ کو ملا۔ چونکہ مَیں نہیں جانتا کہ عبدالحق کون ہے۔ آیا کس گروہ کا مقتدی یا مقتدا ہے اِس وجہ سے آپ ہی کی طرف خط ہذا لکھتا ہوں اِس خیال سے کہ میری رائے میں وہ آپ ہی کی جماعت میں سے ہے اور اشتہار بھی دراصل آپ ہی کی تحریک سے لکھا گیا ہوگا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۰۷)

حضورؑ کو مسلمانوں کی بہبود کی جو فکر تھی اس کا کسی قدر اندازہ اِس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں حضورؑ نے مسلمانوں کی بدرسُوم کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک اشتہار چھپوایا اور اس کے متعلق فرمایا "جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سُنا دے اور ذہن نشین کر دے۔ اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔"

یہ وہ وقت تھا جب الگ جماعت قائم ہو چکی تھی حضورؑ کا دعویٰ نبوّت لوگوں کے سامنے آ چکا تھا اور اس کی وجہ سے لوگوں نے دِل بھر کر حضور کو بُرا بھلا کہہ لیا تھا۔ چاروں طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی اور ہر بُرے سے بُرا کلمہ حضور کے لئے استعمال ہو رہا تھا لیکن حضور تھے کہ مسلمانوں کی بہبود کی فکر میں آپ کا دل گداز تھا۔ اصلاحِ خلق تو حضور کا کام تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے دعویٰ کے بارے میں حضور علیہ السلام اتمام حجّت کے لئے چاہتے تھے کہ مسلمان دعا سے کام لیں۔ چنانچہ حضور نے ۱۸۹۷ء میں ایک اشتہار میں فرمایا:۔

"اب مجھے اتمامِ حجّت کے لئے ایک اور تجویز خیال میں آئی ہے اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے اور یہ تفرقہ جس نے ہزاہا مسلمانوں میں سخت عداوت اور دشمنی ڈال دی ہے رُو باصلاح ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردانِ باصفا کی خدمت میں اللہ جلّشانہٗ کی قسم کھا کر التجا کی جائے کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعویٰ کے بارے میں دعا اور تضرّع اور استخارہ سے جنابِ الٰہی میں توجّہ کریں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صـ۴۴۹ اشتہار ۱۸۹۷ء)

اپنے دعویٰ پر غور کرنے کے لئے جس عجز و انکسار سے حضور لوگوں کو دعوت دیتے تھے اس کی ایک جھلک اُس اشتہار سے ملتی ہے جو حضورؑ نے دہلی میں ۱۸۹۱ء میں شائع فرمایا۔ اس اشتہار کا عنوان اور پہلی چند سطریں مَیں آپ کو سُناتا ہوں۔ عنوان ہے:۔

"ایک عاجز مسافر کا اشتہار قابلِ توجہ جمیع مسلمانان الصاف شعار و حضرات علمائے نامدار"

اور یہ اشتہار یوں شروع ہوتا ہے:۔

"اے اخوانِ مومنین۔ اے برادران سکنائے دہلی و متوطنان ایں سرزمین!!!

بعد سلام مسنون و دعائے درویشانہ

"آپ سب صاحبوں پر واضح ہو کہ اِس وقت یہ حقیر غریب الوطن چند ہفتے کے لئے آپ کے شہر میں مقیم ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صـ۲۳۰)

حضور مسلمانوں کو آلِ محمدؐ سمجھتے تھے اور انکو ہر جگہ سرسبز و شاداب دیکھنا چاہتے تھے۔ حضور اِس یقین سے پُر تھے کہ فتح آلِ محمدؐ ہی کی ہے دوسرے مذاہب کے پیرو جتنا چاہیں زور لگائیں ترقی اسلام ہی کی ہوگی اور قدم آگے کی طرف آلِ محمدؐ ہی کا بڑھے گا۔

"فتح اسلام" اشتہار میں جو ۱۸۹۱ء میں شائع کیا گیا حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"آج سے تیرہ سو برس پہلے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے جس کا حصول اور مدعا یہ ہے کہ اس مہدیٔ موعود کے وقت جو آخری زمانہ میں آنے والا ہے مہدی کے گروہ اور عیسائیوں کا ایک مباحثہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعہ ہوگا اور آسمانی آواز یعنی
آسمانی نشانوں اور علامتوں اور
قرائن سے یہ ثابت ہوگا کہ "الحقّ
مع اٰل محمّد" یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے لوگ جو آل کی طرح اور
اس کے وارث ہیں حق پر ہیں اور
شیطانی مکائد سے جا بجا یہ آواز
آئے گی کہ "الحقّ مع اٰل عیسٰی"
یعنی جو عیسٰی کے لوگ کہلاتے ہیں وہ
حق پر ہیں۔ مگر آخر خدا تعالیٰ کھول کر
دکھلا دے گا کہ "آلِ محمد ہی حق پر
ہے اور دینِ اسلام ہی کی فتح ہے"۔

(اشتہار "فتح اسلام" بحوالہ مجموعہ اشتہارات
جلد دوم صفحہ ۳۸)

اِسی سلسلہ میں ایک اور اشتہار شائع کیا گیا
جس کا عنوان تھا:۔

"اَلْحَقُّ مَعَ اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۵۶
اشتہار ۴ ۱۸۹ء)

"آلِ محمدؐ" کے متعلق حضورؑ کا یہ فارسی مصرع بھی
قابلِ غور ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خاکم نثار کوچۂ آلِ محمّد است"

مسلمان اخبار نویسوں کو آپ نے ایک خط تحریر
فرمایا ذرا وہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"التماس بخدمت صاحبانِ اخبار۔
ہم اسلام کے پیچھے ہمدرد اور بشریف
اہلِ اسلام ایڈیٹران اخبار کی للّٰہی ہمتوں
سے امید رکھتے ہیں کہ اس خط کو اپنے
اپنے اخبار میں چھاپ کر ثواب حاصل
کریں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۸۱)

جمعہ کی تعطیل کا سوال پیدا ہوا تو حضور
علیہ السلام نے مسلمانوں کا پورا پورا ساتھ دیا۔ شہر شہر پھند
لوگوں کا جو طریق ہے کہ ہر کام میں اپنے نام کی سب سے
زیادہ اہمیّت مدِّ نظر ہوتی ہے حضور کا طریقِ کار اس
سے مختلف تھا اور زیادہ مؤثر بھی۔ تعطیل کے متعلق حضور
کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

"جمعہ کی تعطیل

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ امابعد
اے برادرانِ دین و غمخوارانِ شرعِ
متین آپ کو معلوم ہوگا کہ مَیں نے
پہلے اس سے محض ہمدردیٔ دینِ اسلام
کی نیّت سے گورنمنٹ میں ایک
عرضداشت مسلمانوں کی طرف سے
بھیجنے کی تجویز کی تھی اور یہ چاہا تھا کہ
جو مخالفوں کی طرف سے تحقیر اور توہین
ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو رہی
ہے اور ناخدا ترس مخالف انواع اقسام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بے جا تہمتیں اور بے اصل بہتان
اس سید المعصومین پر لگا رہے
ہیں اور سب و شتم اور سخت زبانی کو
انتہا تک پہنچا دیا ہے اس کے
روکنے کے لئے کوئی احسن انتظام
ہو جائے یہ انتظام ایسا تھا کہ نہ
صرف اسلام کو مفید تھا بلکہ ہر ایک
گروہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا
اور اس سرگرمی سے یہ اشتہار شائع
کئے گئے کہ چند روز میں پانچ ہزار
سے کچھ زیادہ مسلمانوں کے دستخط
ہو کر میرے پاس پہنچ گئے چنانچہ
دو ہزار بچتر دستخط کا ہونا تو میں
پہلے ہی شائع کر چکا ہوں اور بعد
میں جو دستخط پہنچے ان کے ملانے
سے پانچ ہزار کی نوبت پہنچی اور مجھے
یقین تھا کہ اگر یہ کام دو ماہ تک
بھی ہمارے ہاتھ میں رہتا تو پچاس
ہزار یا ساٹھ ہزار تک بڑی آسانی
سے عرضداشت پر مسلمانوں کے دستخط
ہو جاتے اور تین چار ماہ تک یقینی
اور قطعی امر تھا کہ ایک، لاکھ معزز
مسلمانوں کے دستخط ہو کر درخواست
کو گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ
کیا جاتا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۱۶-۲۱۷)

اسی سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:۔

"اس لئے ضرورت ہے کہ ہر ایک
مسلمان گورنمنٹ سے اس حق کے
طلب کرنے کے لئے اس درخواست
پر دستخط کرے جو اس غرض سے
گورنمنٹ میں بھیجی جائے گی جس کی
ایک نقل آپ کی خدمت میں بھیجی جاتی
ہے اور یاد رکھیں کہ یہ نہایت مبارک
کام ہے اور اس کے فوائد میں سے
ایک یہ بھی ہوگا کہ جمعہ کی تعطیل
سے نماز کی طرف مسلمانوں کو ایک خاص
توجہ پیدا ہو جائے گی اور کروڑہا
نئے آدمی مساجد میں داخل ہو کر
تمام ملک کی مساجد کو آباد کریں گے
اسلامی شوکت بھی ظاہر ہوگی اور
بہت سے ایسے نیک نتیجے نکلیں گے
جن کی تحریر مبسوط بیان کو چاہتی ہے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۲۱)

ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا
جملہ مسلمانوں سے یہ سلوک اور دوسری طرف مسلمانوں
کے فتاوٰی تکفیر اور سب و شتم۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو اشتہار
مباہلہ دیا اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے
مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اشتہار مباہلہ کی
چند سطریں بھی ملاحظہ فرمائیں حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علماء، فقراء اور سجادہ نشینوں نے کہا تھا وہ اِس قابل نہیں کہ اسے زبان پر لایا جائے۔ اس کا اندازہ صرف اُسی سے لگایا جا سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اشتہار مباہلہ میں تحریر فرمایا ہے یا اپنی کتب میں بعض دوسری جگہوں پر۔ اخلاق سے گر کر انسان کیسے تاریک گڑھے میں جا پڑتا ہے اور اندھی مخالفت میں کیسی کیسی حرکتیں کرتا ہے اور کیسے کیسے الفاظ مُنہ پر لاتا ہے۔ یہ اُن دنوں کے علماء کرام کی ایسی تحریروں سے پتہ چلتا ہے جو حضور کے خلاف لکھی گئیں۔ اَب اشتہار مباہلہ کی عبارت کا ایک حصّہ ملاحظہ فرمائیں:۔

"بغرض دعوت اُن مسلمان مولویوں کے جو اس عاجز کو کافر اور کذّاب اور مفتری اور دجّال اور جہنّمی قرار دیتے ہیں۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

چونکہ علماء پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گزر گیا ہے اور نہ فقط علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں اور ایسا ہی ان مولویوں کے اغوا سے ہزارہا ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ اور یہود اور ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہیں .... یہ سراسر افتراء ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء علیہم السّلام سے انکار ہے یا ہم خود دعوائے نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائدِ اسلامی سے مُنکر ہیں یا صوم صلوٰۃ وغیرہ ارکانِ اسلام کو نظرِ استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں اور اِن عقائد اور ان اعمال کے منکروں کو ملعون اور خسر الدُّنیا والآخرۃ یقین رکھتے ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۵۷ تا ۲۵۸)

اِسی اشتہار میں حضورؑ نے فرمایا:۔

"اب اے مخالف مولویو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سجادہ نشینو! یہ نزاع ہم میں اور
تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور
اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری
جماعتوں کے تھوڑی سی اور فئہ قلیلہ
ہے اور شاید اس وقت تک چار ہزار
پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی تاہم
یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا
ہوا پودا ہے خدا اس کو ہرگز ضائع
نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا
جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے
اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور
اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور
تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا
تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان
کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا
جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ
رہتا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۸۱، ۲۸۲)

ایک مامور من اللہ ہی اِس یقین کے ساتھ اپنی
اور اپنی جماعت کی ترقیات کا ذکر کر سکتا ہے اور اس
بات کو تحدّی کے ساتھ پیش کر سکتا ہے کہ اگر اُس کا
سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تباہ و برباد ہو جاتا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس تحدّی کو پیش
کرنے کے لئے یہ دعا بھی فرمائی کہ اے خدا اگر تیری نظر
میں مَیں مُفتری ہوں تو تُو میرے کاروبار کو تباہ کر دے
اور میرے دشمنوں کو خوش کر دے لیکن یہ الٰہی سلسلہ
ترقی کرتا چلا گیا ترقی کرتا جا رہا ہے اور ترقی کرتا جائیگا
نہ کوئی پہلے اس کا کچھ بگاڑ سکا ہے اور نہ اب بگاڑ
سکے گا۔ الزام تراشیاں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہینگی
لیکن اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ہوا کے ذرّوں کی طرح
اُڑا کر رکھ دے گا۔

آپ حضرات نے ملاحظہ فرما لیا ہے کہ حضور
نے کس طرح اپنے متعلق عاجزی اور انکسار کا اظہار
فرمایا اور دوسروں کا اعزاز کیا۔ اشد مخالف کو بھی
عزّت کے لقب سے یاد کیا۔ انہیں مسلمان۔ مومن۔ بزرگ،
بزرگوں کا گروہ۔ دانشمند۔ اسلام کے سچّے محبّ۔
مومنوں کے آثار باقیہ۔ نیک لوگوں کی ذرّیت۔ قوم
کے منتخب لوگ۔ بزرگانِ دین اور عباد اللہ الصالحین
کے الفاظ سے یاد فرمایا لیکن اس کے باوجود لوگوں
نے اپنی کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے حضور پر الزام
لگایا کہ حضور نے ان کے متعلق سخت الفاظ استعمال
فرمائے ہیں۔ اِس سلسلہ میں حضورؑ فرماتے ہیں :-

"ذرا سوچو کہ قرآن کریم میں کیا حکم
ہے۔ کیا یہ ہے کہ ہم اسلام کی توہین کو
چُپکے سے سُنے جائیں۔ کیا یہ ایمان
ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو گالیاں نکالی جائیں اور ہم خاموش
رہیں۔ ہم نے برسوں تک خاموش
رہ کر یہی دیکھا ہم دُکھ دئے گئے اور
صبر کرتے رہے مگر پھر بھی ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدگمان دشمن باز نہ آئے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۱۵)

یہ تو تھا غیر مسلموں کے متعلق مسلمانوں کے متعلق حضورؑ نے فرمایا:۔

"غرض اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضوں کے وقت یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے وہ تو وہ شخص ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز اور اکرام کے الہامات ہیں اور جس کو آنحضرتؐ آپ عزّت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیسی خوش قسمت ہے وہ اُمّت جس کے اوّل سرپرَیں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہے اور حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ اگرچہ وہ ایک شخص اُمّت میں سے ہے مگر انبیاء کی اس میں شان ہے"۔

(اربعین ۲ صفحہ ۲۷)

جب کسی نے اعتراض کیا کہ ارکانِ سلطان روم کی نسبت نامناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اگر لوگ مسیح موعود کے درجے سے واقف ہوں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ سلطان روم جو ایک دنیاوی بادشاہ ہے اُس کی تو مسیح موعود کے سامنے کچھ حیثیت ہی نہیں ہے۔ دُنیاداروں کا دُنیاداروں سے مقابلہ تو کیا جا سکتا ہے لیکن رُوحانی لوگوں سے انہیں کیا نسبت۔ اور پھر رُوحانی شخص بھی ایسا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سلام بھیجا ہو اور جسکے متعلق یہ فرمایا ہو کہ وہ آسمان سے ایمان کو واپس لائے گا اور اسلام کی تروتازگی کا باعث ہوگا۔ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو مستحکم۔ حضورؑ کے اپنے الفاظ میں اعتراض کا جواب سُنئے:۔

"رہی یہ بات کہ سلطان روم خلیفۃ المومنین ہے اس کے ارکان کی نسبت ایسے سُوءِ ادب کے الفاظ مُنہ پر لانا بیباکی اور گستاخی میں داخل ہے سو یہ سراسر ناسمجھی ہے اور درحقیقت جو شخص مجھے ایک کافر، دجّال، بے ایمان کاذب خیال کرتا ہے وہ بے شک میری اُس تقریر سے سخت ناراض ہوگا جو مَیں نے اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کی ہے لیکن مَیں پوچھتا ہوں کہ ذرا اپنے دلوں میں فرض کر لو کہ اگر یہ تقریر اُس شخص کی طرف سے ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تیرہ سو برس کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہے اور خدا کا نائب ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہے تو سلطان روم کی عظمت کو اُس کے مقابل یاد کرنا اور اس کی عظمت کو بالکل بھلا دینا بے ایمانی ہے یا نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن دلوں پر خدا کی لعنت ہے ان کا
تو کچھ علاج نہیں لیکن عقلمند اور ایماندار
جانتے ہیں کہ ایسے شخص کے ساتھ جس کو
خدا آسمانی خلافت دے کر ایک
عظیم الشان کام کے لئے بھیجتا ہے
رُوم کے ایک ظاہری فرمانروا کو کیا
نسبت ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۴۲۲، صفحہ ۴۲۳)

اِس حقیقت کے باوجود کہ دنیاوی وجاہتوں
کی رُوحانی بلندیوں کے سامنے کوئی وقعت نہیں نہ صرف
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود گالیاں سُنکر
دعائیں دیں اور دُکھ پاکر آرام پہنچایا بلکہ اپنی جماعت
کو نصیحت کے طور پر بلکہ وصیّت کے طور پر فرمایا کہ
گالیاں سُنیں اور دعائیں دیں، دُکھ پاکر صبر کریں اور
آرام پہنچائیں۔ حضورؑ نے اشتہار واجب الاظہار میں
فرمایا:

"سو اے دوستو اس اصول کو
مُحکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی
سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی
ہے اور بُردباری سے گہرے خیالات
پیدا ہوتے ہیں اور جو شخص یہ طریق
اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے
اگر کوئی ہماری جماعت میں سے
مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر
نہ کر سکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت
کی رُو سے چارہ جوئی کرے مگر یہ مناسب
نہیں ہے کہ سختی کے مقابل سختی کر کے
کسی مفسدہ کو پیدا کریں۔ یہ تو وہ
وصیّت ہے جو ہم نے اپنی جماعت کو
کر دی۔ اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں
اور اس کو اپنی جماعت سے خارج
کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے۔"

(اشتہار واجب الاظہار
مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۴۷۲)

بیعت کے الفاظ ایک ایسی چیز ہیں جو اُس
وقت تک قائم رہیں گے جب تک کہ احمدیت قائم
رہے گی۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ احمدیت قیامت تک
قائم رہے گی۔ انشاء اللہ

بیعت میں ایک شق یہ ہے کہ:-

"عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں
کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے
کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں
دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ
کسی اَور طرح سے۔"

یہ الفاظ قیامت تک قائم رہیں گے اور انکے
مطابق قیامت تک ہر احمدی کا فرض رہے گا کہ مسلمانوں
کو کسی قسم کی تکلیف نہ دیں بلکہ اُن سے ہمدردی کریں۔

حضرات مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی زندگی کے ایک ایسے پہلو کے متعلق آپ کے سامنے
چند باتیں پیش کی ہیں جو اِس سے پہلے نمایاں طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کے سامنے نہیں آیا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایک آدھ موقع پر ضرورتِ حقّہ کے مطابق کوئی سخت الفاظ استعمال کئے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حضورؑ نے اپنے مخالفین سے خطاب میں سختی برتی ہے۔ سینکڑوں مقامات میں سے میں نے صرف چند ایک ایسی عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں جہاں حضورؑ نے انتہائی مخالفت کے باوجود اپنے مخالفین کے لئے عزّت کے القاب استعمال کئے ہیں اور ان کی ایذا رسانی کے باوجود ان سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے بلکہ ہمارا بھی یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم گالیاں سُنیں اور دُعائیں دیں، دُکھ اُٹھائیں اور آرام دیں اور مسلمانوں کو کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیں نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اَور طرح سے۔

حضورؑ نے مسلمانوں پر یہ ایسا احسان فرمایا ہے کہ تا قیامت وہ اس کا بدلہ نہ چکا سکیں گے۔ کاش وہ حضور کی زندگی کے اِس پہلو پر غور فرمائیں اور اس سے سبق حاصل کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

یہ واذا الصّحف نشرت کا زمانہ ہے اپنے خیالات کو احاطۂ تحریر میں لائیں اور ساری دُنیا میں پھیلائیں۔

مفید اور موثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی تقریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا لقمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کی تقریب یکم مارچ ۱۹۷۵ء کو عمل میں آئی۔ صاحبزادہ صاحب کا نکاح ۲۲۔ دسمبر ۱۹۷۴ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ امتہ المجید شاہدہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم محمد حسن خان صاحب دُرّانی کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

ادارۂ تحریکِ جدید حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں تہِ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے نیز ادارۂ تحریکِ جدید محترم محمد حسن خان صاحب دُرّانی اور ان کے افرادِ خاندان کی خدمت میں بھی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دل کی گہرائیوں سے دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس شادی کو ہر طرح بابرکت کرے۔

اٰمین اللّٰھمّ اٰمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب دِل کی لمبی بیماری کے جان لیوا حملہ سے ۴ر مارچ ۱۹۷۵ء کو شام کے ساڑھے چھ بجے اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

ادارۂ تحریکِ جدید اِس غم میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ساتھ پوری طرح شریک ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔

محترم صاحبزادہ صاحب تقسیم برِّصغیر کے بعد کچھ عرصہ تک قادیان ہی میں تشریف فرما رہے اور ناظر اصلاح وارشاد کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ پاکستان تشریف لانے کے بعد کچھ عرصہ آپ نے نائب ناظر خدمتِ درویشاں کی حیثیّت سے بھی کام کیا۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو پسماندگان کے ذریعہ دُنیا میں قائم رکھے۔ آمین

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اخراج کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٹنڈو محمد خان گوجرانوالہ

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ دس روپے (منیجر الفرقان ربوہ)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah